احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 11

منگل 12 مارچ 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12 مارچ 2013ء 29 ربیع الثانی 1434 ہجری 12 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 58

قادر مطلق کے حضور

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ
حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اک نشاں دکھلا کہ ہو حجت تمام

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 321)

دنیاو آخرت میں حسنہ کی دعا اور رب کل شیء خادمک کی دعا پڑھنے کی طرف احباب جماعت کو تلقین

یاد رکھیں کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے

دین ودنیا اور آخرت کی حسنہ سے خدا تعالیٰ ہمیں نوازے۔ نیکیوں پر قائم اور لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مارچ 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مارچ 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 202 اور 287 کی تلاوت وترجمہ کے بعد دعا کی حقیقت اور فلسفہ کے بیان میں حضرت مسیح موعود کی تحریر کا ایک اقتباس پیش کیا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے، خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔ فرمایا کہ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔

حضور انور نے دو قرآنی دعاؤں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جو کہ خطبہ کے شروع میں حضور انور نے تلاوت فرمائیں۔ ان میں سے پہلی **ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ** ...... ہے۔ فرمایا کہ یہ دعا آنحضرت ﷺ بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس طرف توجہ دلائی۔ فرمایا حضرت مسیح موعود نے بھی خاص طور پر اس دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آجکل کے حالات میں یہ دعا خاص طور پر ہمیں پڑھنی چاہئے۔ فرمایا کہ پس صحیح رنگ میں **ربنا اتنا** ...... کی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو جماعتی بھی اور ذاتی بھی پریشانیوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ **فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ** کی تشریح میں حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی طور پر ہر ایک بلاء اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے اور **فی الآخرۃ حسنۃ** میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کی حسنہ کا ثمرہ ہے۔ درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت، عزت، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمال صالحہ اس کے ہو ویں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی آخرت بھی اچھی ہوگی۔ فرمایا کہ **وقنا عذاب النار** میں دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب سے بچنے کیلئے دعا سکھلائی گئی ہے۔ حضور انور نے آگ کے عذاب کی تشریح بیان فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری دعا جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے اور جس کی بڑی اہمیت ہے وہ **ربنا لا تو اخذنا ان نسینا او اخطانا** ...... ہے۔ کہ اے اللہ ہماری غلطیوں پر ہماری پکڑ نہ کر بلکہ ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور ان کے بداثرات سے اور اپنی ناراضگی سے ہمیں بچالے۔ فرمایا کہ لیکن اگر ہم جان بوجھ کر ایک غلط کام کرتے چلے جائیں اور اپنی اصلاح کی کوشش نہ کریں اور پھر یہ دعا بھی مانگتے رہیں تو پھر یہ دعا نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اور دعا کے ساتھ مذاق بن جائے گا۔ پس دعائیں بہتر نتائج کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ خدا تعالیٰ کو آزمانے کے لئے۔ حضور انور نے اس آیت قرآنی کی تفسیر وتشریح بیان فرمائی اور فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ سے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہوئے رحم کی بھیک، عفو اور بخشش طلب کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ اے خدا تو ہم پر اپنی خاص نظر ڈالتے ہوئے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما اور تیرے نام اور دین کو ہم دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر دعاؤں میں حضرت مسیح موعود کی دعا **رب کل شیء خادمک** ...... ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہماری مدد فرمائے۔ ہم پر رحم فرمائے دنیا وآخرت کے حسنہ سے ہمیں نوازتا رہے۔ فرمایا کہ یہ دعا بھی آجکل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے یہ دعا خاص طور پر ہر احمدی کو پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دین ودنیا اور آخرت کی حسنہ سے ہمیں نوازے۔ نیکیوں پر قائم فرمائے۔ لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ ان سے ہمیشہ بچائے۔ پاکستان کے احمدی بھی خاص طور پر اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے جو دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم مبشر احمد عباسی صاحب آف کراچی کی شہادت اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کی وفات پر دونوں مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

نتائج حسن کارکردگی 2012ء

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجالس

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2012ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجالس انصاراللہ میں سے درج ذیل مجالس اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہی ہیں اور دارالنور فیصل آباد علم انعامی کی حقدار ٹھہری ہے

اوّل: مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد
دوم: مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی
سوم: مجلس انصاراللہ ربوہ
چہارم: مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد
پنجم: مجلس انصاراللہ چناٹاؤن لاہور
ششم: مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور
ہفتم: مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور
ہشتم: مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد
نہم: مجلس انصاراللہ گلزار ہجری کراچی
دہم: مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور

یہ رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے"

نظامت ہائے ضلع

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2012ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے اضلاع میں سے درج ذیل اضلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہے ہیں:

اوّل: نظامت ضلع لاہور
دوم: نظامت ضلع کراچی
سوم: نظامت ضلع فیصل آباد
چہارم: نظامت ضلع حیدرآباد
پنجم: نظامت ضلع سانگھڑ

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی پاک باطنی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اظہار پر مشتمل خوابوں اور واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب ابن حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا اور مکرم ملک شفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 جنوری 2013ء بمطابق 11 صلح 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج بھی میں اُس پاک گروہ کے چند افراد کی خوابوں اور واقعات کا ذکر کروں گا جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پایا اور اُن آخرین میں شامل ہوئے جو پہلوں سے ملائے گئے۔ یہ ہر واقعہ جہاں ان (رفقاء) کی پاک باطنی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہے، وہاں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بھی ثبوت ہے۔

پہلی روایت حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور کے وصال کے چند سال بعد مَیں نے خواب میں آپ اور .... اپنے مکان میں دیکھا جبکہ یہ مکران بلوچستان میں تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ سب نہایت خوش وخرم تھے۔ دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو آپ نے (یعنی حضرت مسیح موعود نے، یہ انہی کو جانتے تھے) فرمایا کہ یہ حضرت (-) ہیں۔ دوبارہ دریافت فرمایا کہ یہ (-) ہیں۔ یہ بیان کرنے والے فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنا سر کچھ ندامت سے نیچے کر کے پھر جو دیکھا تو تینوں حسینان غائب تھے۔ شکلِ مبارک میں (-) اور حضرت مسیح موعود کو ملتے جلتے دیکھا............۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 91۔ روایات حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب)

پھر حضرت میاں غلام حسن صاحب بھٹی کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مَیں فتاپور (فتح پور) تعلیم حاصل کرتا تھا، پھر دو تین سال کے بعد میرے دوست میاں لال دین آرائیں جو ایک مخلص اور نیک اور راست گو آدمی تھے، انہیں رات کو خواب میں آیا کہ مَیں (یعنی وہ، میاں لال دین صاحب) جناب (-) کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ حاضر ہونے پر مَیں نے حضور کو السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے وعلیکم السلام فرما کر فوراً فرمایا کہ میاں لال دین! آ گئے ہو؟ تو مَیں نے عرض کیا جی ہاں آ گیا ہوں۔ حضور ایک کرسی پر رونق افروز تھے اور آپ کی دائیں طرف ایک کرسی پر ایک اور شخص بیٹھا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میاں لال دین! تو نے اس آدمی کو پہچانا ہے؟ یہ مہدی ہے۔ اُسے پہچان لے۔ مَیں نے عرض کیا جناب مَیں نے پہچان لیا ہے۔ کہتے ہیں، میاں لال دین صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ مَیں نے جو مہدی کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُن کے چہرے سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے دیکھنے پر اُن کی طبیعت (یعنی میاں لال دین صاحب کی طبیعت) فوراً خدا تعالیٰ کی طرف جھک گئی اور بال بچوں کو نماز کی تلقین شروع کی۔ خود مسجد میں زیادہ جاتے۔ لوگوں نے اُنہیں دیوانہ تصور کیا اور دیوانگی کا علاج کرنے لگے۔ مولوی سلطان حامد صاحب احمدی مرحوم ایک زبردست حکیم تھے۔ انہوں نے جب یہ خواب سنی تو فوراً قادیان کی طرف روانہ ہو پڑے۔ اُس وقت مہدی کی آمد کی مشہوری تھی۔ مولوی صاحب کی روانگی پر میاں لال دین نے اُن کو فرمایا کہ حضرت صاحب سے میرے لئے بھی دعا طلب فرماویں۔ جب مولوی صاحب مذکور بیعت کر کے واپس آئے (یعنی مولوی سلطان حامد صاحب) تو میاں لال دین نے اُن سے دریافت فرمایا کہ میرے لئے دعا آپ نے حضرت صاحب سے منگوائی تھی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی میں بھول گیا ہوں۔ میاں لال دین صاحب نے فرمایا کہ اچھا آپ قادیان سے ہو آئے ہیں لیکن مَیں نہیں گیا، آپ مجھ سے قادیان کا حال دریافت فرمالیویں۔ (یعنی گو مَیں گیا تو نہیں لیکن مَیں نے خواب میں جو نظارے دیکھے ہیں، وہ سارا حال بیان کر سکتا ہوں۔) چنانچہ انہوں نے قادیان کا نقشہ خواب میں جو دیکھا تھا، خوب کھینچ دیا۔ مولوی صاحب متحیر ہو گئے۔ مولوی صاحب کی زبانی گفتگو سن کر (جو انہوں نے قادیان کے واقعات بیان کئے، یہ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ) ہم تین آدمی یعنی منشی کرم الٰہی گرداور (گرداور محکمہ مال کا ایک پٹواری اور گرداوری عملے کا کارکن ہوتا ہے جو کھیتوں میں فصلوں کی پیمائش وغیرہ اور جو لگان لگتا ہے اُس کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ بہرحال محکمہ مال کے ملازم کو جو گاؤں میں متعین ہوتا ہے اُس کو گرداور بھی کہتے ہیں۔ تو کہتے ہیں) منشی کرم الٰہی صاحب گرداور، میاں رمضان دین میانہ اور میں نے بیعت کے خط تحریر کر دیئے۔ (یہ وضاحت مَیں اس لئے بیان کر دیتا ہوں کہ بعض ترجمہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں بعض باتوں کا پتہ نہیں لگتا) کہتے ہیں اس کے چند ماہ بعد میاں لال دین اور مَیں اور میاں محمد یار اور مراد باغبان (یعنی مراد نامی باغبان تھے)۔ چاروں نے مل کر قادیان جانے کا قصد کیا۔ ہم پیدل چل کر رات کو میاں چنوں کے سٹیشن پر پہنچے۔ پچھلی رات اُٹھ کر نفل پڑھے۔ پھر میاں لال دین نے رات کو خواب سنایا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ گدھے کے لے آنے کا کیا فائدہ ہے۔ (رات کو میاں لال دین نے خواب دیکھی کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ''گدھے کو لے آنے کا کیا فائدہ ہے'') تو انہوں نے اصرار کیا (میاں لال دین صاحب نے اس بات پر پھر یہ اصرار کیا کہ) بھائی ہم میں سے کون ہے .... ہے۔ (یہ جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ .... ہے۔ فرداً فرداً انہوں نے ان چاروں میں سے ہر ایک سے پوچھا۔ تو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

.... کہ مَیں تیرے لئے آ رہا ہوں کہ تم اس جگہ ٹھہر نہ جاؤ، ورنہ مَیں بیعت تو نہیں کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ہم گاڑی پر سوار ہو کر بٹالہ اتر کر میاں لال دین کی رہنمائی سے قادیان پہنچے۔ ہم قادیان میں بالا (-) ٹھیک دوپہر کے وقت داخل ہوئے۔ کھانا کھانے کا وقت تھا، کپڑے وغیرہ ہم نے وہیں رکھے۔ (غالباً یہ (-) مبارک کے اوپر کے حصہ کی بات کر رہے ہیں) کہتے ہیں کپڑے وغیرہ ہم نے وہیں رکھے۔ ایک شخص نے آواز دی کہ کھانا تیار ہے۔ سب بھائی آ جاؤ۔ ہم تقریباً اُس وقت دس بارہ آدمی تھے، اکٹھے ہو گئے۔ ایک شخص نے اُنہی میں سے ہم سے پوچھا کہ تمہارا گھر کس ضلع میں ہے۔ میاں لال دین نے جواب دیا کہ ملتان میں۔ اُس نے پھر پوچھا کہ تم کو کس طرح شوق ہوا کہ اس طرف آئے۔ میاں لال دین نے مذکورہ تمام خواب سنایا۔ اُس نے کہا کہ اب تم حضرت صاحب کو پہچان لو گے۔ تو میاں لال دین نے کہا کہ انشاء اللہ ضرور۔ چنانچہ نئے آدمی جو آتے جاتے رہے۔ وہ آدمی جو بھی ان کا میزبان تھا ان کو آزمانے کے لئے ان سے پوچھتا رہا کہ یہ ہیں مسیح موعود؟ تو میاں لال دین نے کہا کہ یہ نہیں ہیں۔ مختلف آدمیوں کے متعلق انہوں نے پوچھا کہ یہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، یہ نہیں ہیں۔ کیونکہ مَیں نے خواب میں جو دیکھا وہ کچھ اور شخص تھا۔ لیکن جب حضرت صاحب نے طاقچی سے جھانک کر (-) میں دیکھا، (جو تھوڑی سی کھڑکی تھی وہاں سے جھانک کر جب (-) میں دیکھا) تو میاں لال دین نے فوراً کہا کہ وہ حضرت صاحب ہیں۔ وہی نور مجھے نظر آ گیا ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اُس آدمی نے کہا ٹھیک ہے، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 92 تا 95۔ از روایات حضرت میاں غلام حسن صاحب بھٹی)

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب، بابو میراں بخش صاحب (یہ دونوں (رفیق) ہیں، اسماعیل صاحب بھی (رفیق) تھے، وہ بابو میراں بخش صاحب کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ) بابو میراں بخش صاحب جو تین سو تیرہ کی فہرست میں شامل تھے، بیمار ہو گئے۔ اُن کے علاج کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہاں پورا ایک ماہ علاج کرایا اور اس عرصہ میں حضرت اقدس سے ملاقات ہوتی رہی۔ (یہ بیعت سے پہلے کی بات کر رہے ہیں) کہتے ہیں تین رات خوابیں آئیں۔ آخری رات ایک ہیبتناک انسان تلوار ہاتھ میں لے کر سخت ڈراتا ہے کہ جلدی بیعت کرو۔ خیر انہوں نے صبح بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر جب اس کے علاج کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے تو اُس کے بعد کہتے ہیں کہ پھر خط و کتابت سے ہمارا رابطہ رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 178۔ از روایات حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں ایک بھینس تھی۔ اُس نے بچہ دیا۔ ہمارے گاؤں میں رسم ہے کہ پہلے روز کے دودھ کی کھیر پکا کر فتح علی شاہ کے خانقاہ پر (وہاں کوئی سید شاہ تھا، اُس کی خانقاہ پر) چڑھاتے تھے، (پیروں فقیروں کو پوجنے والوں کا یہی اصول ہوتا ہے) تو کہتے ہیں میری بیوی نے بھی کھیر پکائی اور میرے والد اور چچا کو دعوت کھانے کی دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔ (انہوں نے یعنی میاں سوہنے خان نے بیعت کر لی تھی، وہ کافر ہو گیا ہے اس لئے اس کے گھر کے جانور کی ہم کھیر نہیں کھائیں گے) میری بیوی نے مجھے کہا کہ مَیں نے کھیر کی دعوت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔ اس روز کہیں باہر سے ایک حکیم آیا ہوا تھا۔ وہ ہمارے چچا صاحب کا دوست تھا۔ وہ ملنے آیا۔ مَیں نے کھیر برتن میں ڈال کر اُس حکیم کے آگے رکھ دی۔ اُس نے ختم دے کر کھا لی۔ (یعنی دعا پڑھ کے اُس نے کہا ٹھیک ہے۔ جو بھی ہو۔ دعا پڑھ کے اُس نے کھا لی) بہرحال اُس نے (یعنی حکیم صاحب نے) مجھے پوچھا کہ تم کو کیا سکھایا ہے۔ (یعنی بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے کیا سکھایا ہے۔) مَیں نے عرض کیا کہ پانچ گانہ نماز پڑھو (یعنی پانچ وقت نماز پڑھو) درود شریف پڑھو اور مجھے سچا مہدی مانو۔ یہ باتیں بتائی ہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم نے دریافت کرنا تھا کہ کس درود شریف پڑھنے سے یا کس آیتِ قرآنی پڑھنے سے زیارت حضرت (-) کی ہو جائے اور کس درود شریف پر آپ کا عمل ہے۔ مَیں نے اُسی روز حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا۔ جو حکیم صاحب نے سوال پوچھے تھے وہ لکھ دیئے۔ کہتے ہیں مَیں چشتیانہ فرقہ کا خادم تھا، جو ذکر پاک اپناس، یعنی اللہ ہُو، اور ذکر لَا اِلٰہَ جسے چشتیہ خاندان میں ذکر سلطان الاذکار سمجھتے ہیں وہ کیا کرتا تھا۔ خیر جس قدر واقفیت تھی مَیں یہ پڑھتا تھا۔ مَیں نے اَور ان ذکروں کے علاوہ بھی جتنے وظیفے مجھے پتہ تھے، وہ بھی لکھ دیئے۔ (کل وظیفے لکھ کر حضرت مسیح موعود کو بھیج دیئے)۔ حضرت صاحب نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ میرا زمانہ ابتدائی .... کا ہے۔ (یعنی جو .... کا زمانہ تھا، وہ میرا زمانہ ہے) جو ذکر تم نے لکھے ہیں، یہ سب کرنے فضول ہیں، منع ہیں۔ اس زمانے میں یہ تاثیر نہیں کریں گے۔ میرے جو ذکر ہیں وہ وہی ہیں جو .... کے تھے۔ یعنی سورۃ فاتحہ پڑھو، الحمد شریف، درود شریف پڑھو، استغفار بہت زیادہ کرو۔ لاحول پڑھو۔ یہ فیض رساں ہوں گے، ان سے فائدہ ہو گا۔ اور فرمایا کہ میرا کُل درود شریف پر عمل ہے۔ جتنے بھی درود شریف ہیں جو حدیث شریف میں آئے ہیں اُن پر میرا عمل ہے۔ اُن سب کو مَیں ٹھیک مانتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا کہ شرط یہ ہے کہ جس وقت درود شریف پڑھو، اگر تم سمجھتے ہو کہ ...... کی زیارت ہو جائے تو محبت رسولِ مقبول کی دل میں قائم کرو۔ اور محبت بچوں کی (یعنی ہر ایک کی) چھوڑ دو۔ ہر دوسری محبت کو چھوڑ دو اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب سے زیادہ دل میں قائم کرو۔ کہتے ہیں مَیں نے درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (اُس وقت کیونکہ غیر احمدیوں کا بھی اثر تھا) درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (یہ ہزارہ درود شریف بھی ان کے ہاں ایک ہے جو تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے بعد پھر ان کے کچھ اپنے الفاظ ہیں۔ بہرحال اس کو یہ درود ہزارہ کہتے ہیں۔ کیونکہ نئے نئے احمدی تھے، کہتے ہیں یہ درود شریف مَیں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ دُرود ہزارے کا مطلب ہے کہ ہزار دفعہ درود شریف تہجد کی نماز کے وقت۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اگر اُس کو پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جاتا ہے۔) بہرحال کہتے ہیں مَیں نے پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دن گزرے، خواب اور عالمِ شہود میں مرزا صاحب تشریف لائے اور مجھ کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے اور .... کے دربار میں حاضر کر دیا۔ وہاں لوگ قطاریں باندھے کھڑے تھے اور سرورِ کائنات تختِ مبارک پر بیٹھے تھے۔ مگر ہم کو پچھلی سطر میں پچھلی لائن میں جگہ ملی۔ جناب مرزا صاحب نے بآواز بلند عرض کیا کہ اے ....۔ ہم نے سوہنے خان کی بابت اچھا انتظام کر دیا۔ اور حضرت .... نے فرمایا اور جو کچھ سوہنے خان کی بابت انتظام کیا ہے، ہم نے منظور کیا ہے۔ کچہری میں حاضر رہے۔ (یعنی یہاں بیٹھے رہے۔) یہ اپنی خواب بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں اور چند بزرگوں کی مَیں نے وہاں زیارت کی۔ مرزا صاحب خواب میں اجازت لے کر مجھے وہاں اُس مجلس سے واپس لے آئے، اور میرے مکان پر چھوڑ آئے۔ جو بزرگ سابقین ولی اللہ گزر چکے ہیں، حضرت میراں جی سید بھنج شریف والوں نے مجھ کو خوابِ روحانی میں بیعت کر لیا۔ فرمایا، ....۔ وہ مہدی اور ہم بھی مہدی۔ ایک بزرگ سلطان ریاست کپورتھلہ خواب میں اُن کی ملاقات ہوئی۔ وہ بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے فرمایا ....۔ (یہ اپنی خوابوں کا ذکر کر رہے ہیں) پھر کہتے ہیں کہ جب کرم دین کے ساتھ مرزا صاحب کا مقدمہ تھا تو میرے نزدیک یہاں پر یعنی اُن کے علاقے میں جہاں یہ رہتے تھے۔ اُس جگہ گاؤں میں، قصبہ میں احمدی کوئی نہیں تھا۔ تمام لوگ کہتے تھے کہ مرزا صاحب اس مقدمے میں قید ہو جائیں گے۔ اُس وقت غم میں آ کر میاں حبیب الرحمٰن حاجی پور والے کے پاس پہنچا۔ حبیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ فکر مت کرو۔ درود شریف پڑھ کر دعا

کرو۔ میں نے کثرت سے درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔ چند روز میں خواب میں ایک شخص ایک لڑکے کی لاش لے کر اور وہ لاش سات رومال میں لپٹی ہوئی تھی لے کے آیا اور میرے پاس رکھ دی۔ مَیں نے اُس کو کہا، یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دیکھ۔ مَیں نے اُس کے رومال اتارنے شروع کئے۔ جب چھیواں رومال اُتارا (یعنی کپڑا اُس لاش پر سے اُتارا) تو مَیں نے کہا .... جو مرزا کا مدعی ہے۔ (یعنی جس نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف دعویٰ کیا ہوا ہے) میں وہاں یعنی کوٹھے پر بیٹھا تھا، خواب میں اُس کو نیچے گرا دیا۔ (اُس مردہ لاش کو نیچے گرا دیا۔) پھر کہتے ہیں میں نے یہ خواب لکھ کر حضرت مرزا صاحب کو بھیجا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح اس کا پردہ فاش ہوگا۔ (چنانچہ پردہ فاش بھی ہوا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 195 تا 199۔ از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحب)

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک انجامِ آتھم پڑھ لینے کے بعد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَیں نے اب کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور نماز بھی پڑھنی شروع کر دی جس کی مجھے اس سے قبل عادت نہ تھی۔ مَیں نے اس اثنا میں ایک رؤیا دیکھی کہ مَیں ایک ایسی جگہ پر ہوں کہ میرے سامنے ایک مینار ہے اور مینار کے ساتھ ایک دروازہ ہے جو پرانے فیشن کا موقع تختوں کا (پرانے فیشن کا تختوں کا دروازہ ہے) کارکڈ (Carked) دروازہ ہے۔ (میرا خیال ہے یہ کارووڈ، Carved ہوگا) اس دروازے کو مَیں کھول کر اندر جانا چاہتا ہوں، مگر وہ کھلتا نہیں۔ مَیں نے زور سے جو اُسے دھکا دیا تو ایسا معلوم ہوا کہ مَیں دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی اندر جا پڑا ہوں مگر گرا نہیں۔ پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ وہاں پر پارک ہی پارک ہیں۔ (بہت بڑے بڑے پارک ہیں) جہاں پر روشیں ہیں، پھولوں کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے گزرتے ہوئے میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ گاڑی لاہور جانے کے لئے تیار ہے، مگر میرے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ (خواب بیان کر رہے ہیں)۔ اس اثناء میں ایک شخص جو سانولے رنگ کا ہے اور مجھے وہ ڈرائیور معلوم ہوتا ہے مجھے کہتا ہے کہ کچھ حرج نہیں اگر تمہارے پاس ٹکٹ نہیں تو ٹرین کی سلاخوں کو پکڑ لو اور لٹک جاؤ مگر دیکھنا سو نہ جانا۔ چنانچہ مَیں نے ان سلاخوں کو پکڑ لیا اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیند سی آ رہی ہے، اُس وقت میں نے سلاخوں کو بھی پکڑا ہوا ہے اور مٹھیوں سے آنکھوں کو بھی ملتا جاتا ہوں تا کہ سو نہ جاؤں۔ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔ (خواب میں یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے) کہتے ہیں مَیں نے یہ رؤیا محمد امین صاحب سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ پر سچائی کھل گئی ہے۔ بیعت کر لیں۔ (وہ احمدی تھے۔) مَیں نے کہا کہ قادیان جا کر بیعت کر لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ایک کارڈ جو انہوں نے اپنی جیب سے نکال کر مجھے دیا۔ (جوابی کارڈ تھا) انہوں نے کہا کہ ابھی اسے لکھ دو۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا اور محمد امین صاحب اُسے پوسٹ کرنے کے لئے گئے۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے۔ اس کے دو یا تین دن بعد مجھے جواب ملا کہ بیعت حضرت اقدس نے منظور فرما لی ہے اور لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے اور ساتھ یہ لکھا ہوا تھا کہ نماز بالالتزام پڑھا کرو اور درود شریف بھی پڑھا کرو۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 214 تا 215۔ از روایات حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک)

مکرم میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ والد صاحب سے احمدیت سے پہلے بھی الہامات کا سلسلہ جاری تھا اور قبولِ احمدیت کے بعد یہ سلسلہ بہت ترقی کر گیا۔ احمدیت کی بدولت آپ کو رؤیت باری تعالیٰ بھی ہوئی۔ .... کی زیارت بھی کافی دفعہ ہوئی۔ .... زیارت وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی تھی۔ پھر یہ اپنے والد صاحب کے بارے میں ہی لکھتے ہیں کہ ایک دن (-) محلّہ دارالرحمت میں کسی بات میں چند دوستوں کو رؤیا سنائی جن میں سے ایک دوست تو جناب ماسٹر اللہ دتہ صاحب مرحوم گجراتی تھے۔ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک (-) تھا، اُس کو روزانہ .... کی حضوری ہوتی تھی۔ وہ صبح کو وہ کشف حضرت کے حضور پیش کرتے، (یعنی روزانہ .... کو دیکھتے اور حضرت مسیح موعود کو وہ کشف یا رؤیا جو تھے وہ پیش کرتے تھے) اور حضور اُس پر اپنی قلم سے درست ہے یا ٹھیک ہے، لکھ دیتے تھے۔ والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ یہ غلط باتیں ہیں۔ (یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ روز روز حضوری ہو رہی ہے اور روز ہی دیدار ہو رہا ہے۔ تو کہتے ہیں) قریب تھا کہ یہ وسوسہ زیادہ شدید ہو جائے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرا دامن پکڑ لیا اور مجھ کو غرق ہونے سے بچا لیا۔ (وہ کس طرح بچایا؟) کہتے ہیں رات کو مَیں بھی خواب میں اپنے آپ کو .... کی مجلس میں پاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود بھی وہاں پر تشریف فرما ہیں۔ حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے سوال کیا کہ .... اور بھی کچھ خواب کا حصہ بیان کیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ مَیں کم علمی کی وجہ سے پورے طور پر اُس کو یاد نہیں رکھ سکا، بھول گیا ہوں۔ پھر کہتے ہیں اُس کے بعد والد صاحب نے کہا کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کے بعد تہجد کا وقت تھا۔ تہجد ادا کی اور (-) میں چلا گیا۔ صبح کو وہی دوست پھر تشریف لائے اور انہوں نے رات کی سرگذشت کاپی پر لکھی ہوئی حضور کے سامنے رکھ دی۔ حضور نے پھر اس پر اپنی قلم سے تصدیق فرما دی۔ مَیں نے وہ پڑھا تو وہی خواب جو کہ مَیں عرض کر چکا ہوں یعنی وہی سوال اور وہی جواب ہے جو مَیں نے عرض کیا ہے۔ (یعنی ان کو بھی جو خواب آئی تھی، وہی اُس دوست نے بھی سنائی۔) اس طرح کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے اُس وقت میری دستگیری فرمائی اور مجھے ہلاکت سے بچا لیا کہ یہ خوابیں جو بیان کرتے ہیں وہ سچی خوابیں ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 272 تا 274۔ از روایات حضرت مولوی جلال الدین صاحب)

اس طرح حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب (1892ء کی ان کی بیعت ہے) بیان کرتے ہیں کہ بندہ کو امرتسر جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کی اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولیٰ کریم! مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ مَیں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللّیل کے بعد کا ہوتا ہے۔ (یعنی آدھی رات کے بعد کا ہوتا ہے۔) جس طرح بچے کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آ جاتا ہے، اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آ جاتا ہے۔ اس کے بعد بندے نے حضرت مسیح موعود کی غلامی اختیار کر لی۔ کہتے ہیں اُس کے بعد حضور کی پاک صحبت کی برکت سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک روز نماز تہجد کے بعد خاکسار سجدہ میں دعائیں کر رہا تھا کہ غنودگی کی حالت ہوگی جو ایک کشفی رنگ تھا، ایک پاکیزہ شکل فرشتہ میرے پاس آیا جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سفید کوزہ پانی کا بھرا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں ایک خوبصورت چُھری تھی۔ مجھے کہنے لگا کہ تمہاری اندرونی صفائی کے لئے میں آیا ہوں۔ اس پر مَیں نے کہا بہت اچھا۔ آپ جس طرح چاہیں صفائی کریں۔ چنانچہ اُس نے پہلے چھری سے میرے سینے کو چاک کیا اور اس کوزہ کے مصفّٰی پانی سے خوب صاف کیا لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے خیال کیا کہ اب میں نے صبح کی نماز ادا کرنی ہے اور یہ تمام بدن چرا ہوا ہے۔ نماز کس طرح ادا کر سکوں گا۔ اس لئے ہاتھ پاؤں کو ہلانا شروع کیا تو کوئی تکلیف نہ معلوم ہوئی اور حالتِ بیداری پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 322 تا 323۔ از روایات حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب)

حضرت میاں جان محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا کے فضل سے بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود کی مخالفت نہیں کی۔ باوجود باتیں سننے کے کبھی مخالفت نہیں کی، کیونکہ جس وقت میری عمر قریباً پندرہ سولہ سال کی تھی کہ میں اپنے والد صاحب مرحوم کے ہمراہ ملتان چھاؤنی آیا تھا۔ کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم ایک سیٹھ کے پاس منشی مقرر تھے اور میں اُس وقت بیرک مالستری میں چار آنے یومیہ پر مزدوری لیتا تھا۔ (یعنی کوئی مالستری چھاؤنی ہوگی، شاید بیرکس کا ذکر کر رہے ہیں مزدوری پر کام کرتا تھا)۔ اتفاقاً ملتان میں عید رمضان آ گئی۔ چنانچہ روزے رمضان شریف کے بھی رکھے اور عید الفطر پڑھ کر اور سیر وغیرہ کر کے عصر کے بعد مجھے نیند آ گئی اور میں چارپائی پر سو گیا۔ چونکہ گرمی کے دن تھے۔ مَیں عصر کا سویا ہوا صبح تک سویا رہا۔ چنانچہ سحری کے وقت مجھے خواب آیا۔ وہ خواب یہ ہے کہ میں عید کے دن اپنے قصبہ ہیلاں میں گیا ہوں اور ہم سب مل کر بمع والد صاحب عیدگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے جا رہے ہیں۔ مگر ہمارے گاؤں کی عیدگاہ گاؤں سے مغرب کی طرف ہے اور خواب میں جو مجھے عیدگاہ کا نظارہ دکھایا گیا وہ مشرق کی طرف تھا۔ کہتے ہیں چنانچہ ہم سب مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور نماز پڑھ کر جب واپس گھر آ رہے تھے تو راستے میں ایک ریت کا ٹیلہ تھا جس پر ایک چورس پتھر جو بہت خوبصورت تھا، میں اس پر بیٹھ گیا اور مَیں نے چاہا کہ اس کو ایک طرف ہٹاؤں لیکن وہ چونکہ وزنی تھا، پہلی دفعہ وہ مجھ سے ہٹ نہ سکا۔ پھر اللہ کا نام لے کر اور بسم اللہ پڑھ کر جب میں نے زور لگایا تو وہ پتھر ایک طرف ہو گیا۔ نیچے اس کے ایک دروازہ نکل آیا جو بند تھا۔ میں نے دروازہ کھولا، آگے ایک ڈیوڑھی نظر آئی۔ چنانچہ میں ڈیوڑھی میں داخل ہوا۔ آگے کیا دیکھتا ہوں کہ تین چار پاپوش (جوتیاں ہیں) جو بہت عمدہ اور خوبصورت ہیں۔ میں نے بھی اپنی جوتی وہاں اُتار دی۔ میری جوتی جو نئی تھی اُن کے ساتھ مل گئی۔ پھر میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بارہ دری بہت خوبصورت بنی ہوئی ہے اور دولڑ کے نہایت خوبصورت قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ جب میں اُن کے پاس گیا تو ان بزرگوں نے میرا نام بلا کر کہا کہ ہم تمہاری بہت انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں بھی آنے کو تیار تھا لیکن کام کی وجہ سے فرصت نہیں مل سکی۔ اب فرصت ملی ہے، اب حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔ پھر میں دوسرے کمرے کی طرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سبز لباس پہنے کرسی پر بیٹھے ہیں اور سامنے میز پر ایک ریل پر حمائل شریف رکھ کر تلاوت کر رہے ہیں۔ اور اُن کا لباس سبز ہے۔ جب میں اُن کے سامنے ہوا تو انہوں نے میرا نام بلا کر کہا کہ ہم تمہارا بہت انتظار کر رہے ہیں۔ اس بزرگ نے مجھے پیار سے اپنی بغل میں لے لیا اور پوچھنے لگے کہ تم نے قرآنِ مجید پڑھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے سبقاً سات سپارے پڑھے ہوئے ہیں۔ باقی ویسے ہی خود بخود میں پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے قرآنِ مجید کھولا اور مجھ کو کہنے لگے کہ سناؤ۔ اب جب قرآنِ مجید کھولا گیا تو پہلی آیت جو میری نظر میں آئی، وہ تِلْكَ الرُّسُلُ تھی اور ان بزرگ کی زبان پر بھی تِلْكَ الرُّسُلُ ہی تھا۔ یعنی یہ وہ رسول ہیں۔ اتنے میں وہ بزرگ کہنے لگے کہ اب مَیں جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ میری آنکھوں سے غائب ہو گئے اور میں حیران ہو گیا کہ خدا جانے یہ کون بزرگ تھے۔ پھر مجھے غیب سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ بزرگ .... ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ مگر میں پھر دو تین دن اس خواب کے باعث پریشان ہی رہا۔ جس کے آگے بات کی، کسی نے جواب نہ دیا۔ (جسے پوچھتا تھا کوئی جواب نہیں دیتا تھا۔) اس کے بعد یعنی سات آٹھ سال کے بعد جب میں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تب وہ میری خواب پوری ہوئی اور وہ بزرگ (-) کی شکل میں خواب میں مجھے نظر آئے وہ حضرت مسیح موعود ہی تھے۔ الحمد للہ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ واقعی حضور اس زمانے کے نبی ہی تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 13 تا 15۔ از روایات حضرت میاں جان محمد صاحب)

حضرت مستری دین محمد صاحب فرماتے ہیں کہ شام کو میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ جن لوگوں نے پہلے بیعت کر لی، اُن کے نام رجسٹر پر درج ہیں۔ میرا نام نہیں۔ رات کو مجھے خواب آئی کہ حضرت مسیح موعود بیٹھے ہیں۔ ہاتھ میں قلم ہے۔ دائیں ران پر رجسٹر ہے اور حضور نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام اور پیشہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مستری دین محمد، پیشہ لوہار۔ کہتے ہیں ظہر کے وقت میں نے حضور کو یہ خواب سنائی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کا نام لکھا گیا ہے۔ اُس وقت کہتے ہیں مولوی عبدالکریم صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفہ اول بھی تشریف رکھتے تھے۔ مولوی محمد علی بھی تھے۔ پھر مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ میرا نام بھی کہیں نہیں لکھا ہوا۔ جس پر حضور نے کچھ جواب نہ دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 56۔ از روایات حضرت مستری دین محمد صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 1904ء میں مجھے خواب کے اندر ایک کھیت دکھلایا گیا جس کے گرداگرد بالشت بالشت بھر فاصلے پر موٹے موٹے مضبوط درختوں کی باڑ تھی۔ صرف کھیت کے اندر جانے کے لئے ایک ہی راستہ تھا اور اسی کھیت میں نہایت ہی سبز لہلہاتی ہوئی گندم کی کھیتی تھی۔ کھیت سے باہر ایک بیل تھا جو درختوں کے بیچوں بیچ سے اس سبزے کو دیکھ کر اس کے حصول کے لئے (یعنی کھانے کے لئے بیل) وہاں کھڑا تھا۔ اس سبزے کو کھانے کے لئے درختوں کے درمیان سے، جو درمیانی فاصلہ ہوتا ہے اس سے اپنا منہ ڈال کے اُس فصل کو کھانے کی کوشش کرتا تھا مگر ہر سوراخ سے ناکامیاب رہتا تھا اور اندر جانے کا جو دروازہ تھا اُس میں وہ داخل نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں خواب میں یہ نظارہ دیکھ کر تفہیم ہوئی کہ دیکھو جس طرح یہ بیل بغیر دروازہ تلاش کئے اپنی مراد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا کے ملنے کے لئے حضرت مسیح موعود بمنزلہ دروازے کے ہیں۔ جب تک کوئی بشر اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا وہ خدا کو نہیں پا سکے گا..................۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 129 تا 130۔ از روایات حضرت امیر خان صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں شیخ حامد علی صاحب خادم مہمان خانہ کو جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے دیکھا کہ آپ عرب کی سوکھی ہوئی کھجوریں مہمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے ایک مجمع میں رکھ کر کھڑے ہیں جو سفید کپڑوں سے ڈھانپی ہوئی ہیں اور جب آپ تقسیم کرنے لگے تو کھجوریں گلگلے کے برابر موٹی، خوش رنگ، تروتازہ، رس بھری ہیں جن کو آپ تقسیم کئے جاتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہ عرب کی سوکھی ہوئی کھجوریں ہیں جو تروتازہ کر کے آپ لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے احیائے نو کیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 130۔ از روایات حضرت امیر خان صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 19 جنوری 1911ء کو میں نے خواب میں ایک سکھ لڑکے کو دیکھا جس کو جن چمٹا ہوا تھا، جس کو لوگ منتروں کے ذریعہ نکال رہے تھے۔ (جن کو نکالنے کے لئے جس طرح جنتر منتر کرتے ہیں) اور جلتی ہوئی آگ اس کے نزدیک کر کے اس جن کو ڈرا رہے تھے کہ وہ اس ڈر سے نکل جائے۔ مگر وہ نہیں نکلتا تھا۔ اس پر خواب کے اندر مجھے اس کا علاج سمجھایا گیا کہ ایک سفید کاغذ لے کر اس پر جِنّ کی شکل بناؤ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر قلم کے ذریعہ جنّ کی شکل پر لکیریں کھینچ کر جن کی شکل کو کاٹ دو۔ اس لئے بار بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر شکل قلم زن کرنے سے جِنّ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ چنانچہ مَیں نے خواب کے اندر اس طریق سے عمل کیا جس سے جنّ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور لڑکا تندرست ہو گیا۔ جس کا نام عطاء اللہ رکھا گیا۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو حضرت اقدس کا یہ شعر زبان پر جاری تھا۔

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عمّاں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ (رفقاء)۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 6 صفحہ 141 تا 142۔ از روایات حضرت امیر خان صاحب)

تو یہ چند روایتیں تھیں جو میں نے سنائیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ایمان کی پختگی ان کی نسلوں میں بھی قائم رہے۔

اس وقت نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب کا ہے۔ یہ ربوہ میں لمبا عرصہ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے زندگی تقریباً وہیں گزاری۔ یا شاید کاروباری معاملات میں باہر جاتے ہوں۔ لیکن فی الحال کچھ سالوں سے وہ سویڈن میں تھے۔ ان کی 23 دسمبر کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوگئی .... ۔ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا کے بیٹے تھے اور حضرت امیر بخش صاحب کے پوتے تھے۔ دونوں، ان کے والد بھی اور ان کے دادا بھی (رفیق) تھے۔ ان کے بھائیوں میں، بیٹوں میں فی الحال لگتا ہے کوئی اختلاف ہے، لیکن بہرحال جہاں تک میری یادداشت ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرے والد صاحب نے مجھے بتایا تھا اور اب اس پر تصدیق خود ان کے بیٹے بھی کر رہے ہیں کہ ماسٹر چراغ محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی پڑھایا ہوا ہے۔ میرے والد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تقریباً ہم عمر ہی تھے، ڈیڑھ سال کا فرق تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ بھی ان سے پڑھے ہوئے ہیں۔ تو اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی بعض لوگ کہتے ہیں پڑھایا ہے۔ بہرحال یہ قادیان کے قریب ہی کھارا تھا، اُس علاقے کے تھے، اُن کے یہ بیٹے ہیں، عبدالمجید ڈوگر صاحب۔ ڈوگر صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے بڑا وفا کا اور عشق کا تعلق تھا۔ ہمیشہ خلافت کا ذکر ہوتا تو بتانے والے بتاتے ہیں کہ آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ مربیانِ کرام اور واقفینِ زندگی کے ساتھ بھی پیار اور بڑے احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ بلکہ میرے سے جو اِن کا تعلق تھا میں نے بھی دیکھا ہے کہ ان کی آنکھوں میں سے ہر وقت ایک محبت اور پیار چھلک رہا ہوتا تھا۔ بہت سادہ اور منکسر المزاج، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور، نیک بااخلاق و باوفا انسان تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا بھی بڑا شوق تھا اور (دعوت الی اللہ) کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے اور یہی ایک تقویٰ پر چلنے والے کی نشانی ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے ضمن میں امیر صاحب بیان کرتے ہیں اور ان کے مربی صاحب نے بھی لکھا کہ سویڈن کے بادشاہ اور امریکہ کے صدر اوباما اور پوپ کو بھی انہوں نے خطوط لکھے تھے اور حضرت مسیح موعود کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی بھجوائی تھی۔ بیماری کی وجہ سے جب ہسپتال داخل تھے تو اُس موقع پر سب ڈاکٹروں کو بھی 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پیش کرتے تھے۔ اور جب کسی کو لٹریچر دیتے تو اس سے وعدہ لیتے کہ ضرور پڑھیں گے۔ 2005ء میں جب میں نے وصیت کی تحریک کی ہے اور پھر جب سویڈن گیا ہوں تو اُس وقت تک انہوں نے وصیت نہیں کی ہوئی تھی۔ میرے کہنے پر کہ وصیت کریں اور سب ڈوگر ماشاء اللہ ان کے بھائی بھی اور اولادیں بھی صاحبِ حیثیت ہیں، تو سارے خاندان کو وصیت کرنی چاہئے۔ بہرحال مجھے تو یاد نہیں لیکن ان کے بھائیوں بیٹوں نے یاد کرایا کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ ڈوگروں کو مَیں نہیں چھوڑوں گا، ان سب کو وصیت کروانی ہے۔ تو بہرحال اس پر انہوں نے سارے خاندان کو اکٹھا کیا اور وصیت کی اور پھر کہا کرتے تھے کہ مجھ پر اور میری اولاد پر بڑا احسان کیا ہے جو ہم سے وصیت کروائی۔ آغا یحییٰ صاحب جو سویڈن کے (مربی) ہیں وہ کہتے ہیں۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے، ان کے کردار اور گفتار سے معلوم ہوتا تھا کہ یقیناً یہ ایک (رفیق) کی اولاد ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کی تو جیسے دھن لگی ہوتی تھی، خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ اور مَیں نے بروشرز تقسیم کرنے کی جب تحریک کی ہے تو ہر وقت بروشرز اپنے پاس رکھتے تھے تا کہ تقسیم کرتے رہیں۔ اور وقت ضائع نہیں کرتے تھے، مشن ہاؤس میں لائبریری میں آتے تھے اور بیٹھ کے کتابیں پڑھتے تھے۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ کئی دفعہ مَیں نے کہا کہ چائے پی لیں تو انہوں نے کہا کہ مَیں تو اب ریٹائرڈ آدمی ہوں، وقت گزار رہا ہوں، آپ کا وقت کیوں ضائع کروں۔ آپ کا وقت قیمتی ہے، (مربیان) کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ اپنے عہدِ بیعت کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے، مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم ملک شفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ کا ہے جن کی 6 جنوری کو ورجینیا نیوجرسی میں وفات ہوئی۔ یہ اللہ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک تھے۔ وہاں کسی کی شادی پر گئے ہوئے تھے تو شادی پر اپنے بیٹے کو کہا کہ کافی وقت ہے، پہلے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وضو کر کے باہر آئے ہیں۔ وہیں ان کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ ان کا بیٹا ابھی واش روم میں ہی تھا۔ بہرحال ایک احمدی باہر بیٹھے تھے، اُن کو کہا کہ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے، وہ جب اُٹھانے کے لئے بڑھے تو یہ نیچے گر گئے۔ وہاں ایک ڈاکٹر بھی تھے۔ ڈاکٹر نے آکر ان کو دیکھا، وہ کارڈیالوجسٹ تھے، اُن کو خیال ہوا کہ ہارٹ اٹیک ہے۔ بہرحال ایمبولینس بھی آگئی لیکن جب ہسپتال پہنچے تو اُس سے پہلے ہی ان کی وفات ہو چکی تھی۔

ان کا خاندان نوشہرہ ککّے زئیاں، پسرور، سیالکوٹ سے تعلق رکھتا تھا، اور ان کے دادا ملک میر محمد صاحب نے 1924ء میں بیعت کی تھی۔ اللہ کے فضل سے اس کے بعد سے یہ سارا، احمدیت میں اچھا مخلص خاندان ہے۔ انہوں نے 1968ء میں انجینئرنگ کی۔ وہاں سے انجینئرنگ کی ڈگری لینے کے بعد منسٹری آف ڈیفنس میں بھی کام کیا۔ پھر چار پانچ سال لیبیا میں ملازمت کی۔ پھر لاہور میں ایل ڈی اے میں کام کرتے رہے۔ اور وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد پھر یہ امریکہ چلے گئے۔ لیکن اس عرصے میں بھی انہوں نے جماعتی طور پر بھی کافی خدمات کی ہیں۔ جب خلافتِ رابعہ میں ادارہ تعمیرات کا قیام ہوا تو وہاں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ دارالضیافت کی توسیع، لجنہ ہال کی تعمیر، (-) مبارک کی توسیع، دارالقضاء کی بلڈنگ اور اسی طرح بیوت الحمد سوسائٹی وغیرہ میں انہوں نے کافی کردار ادا کیا ہے۔ (-) بیت الفتوح کے (نقشہ میں) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 2001ء میں جو کچھ تبدیلیاں کی تھیں، اُس وقت بھی ان کو یہاں بلایا تھا اور مشورے لئے تھے اور یہ اس (-) کی تعمیر کے سلسلے میں بھی یہاں کافی دیر رہے ہیں۔ آج کل برازیل مشن ہاؤس اور گوئٹے مالا (-) اور ٹرینیڈاڈ مشن و (-) کے پراجیکٹس پر کام کر رہے تھے اور بڑی وقف کی روح کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ گو یہ وقف تو نہیں تھے لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے مکمل طور پر اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لئے سپرد کیا ہوا تھا۔ (بیت) نور ماڈل ٹاؤن کی توسیع کے کام بھی ان کی نگرانی میں ہوئے جس میں 2010ء میں فائرنگ ہوئی تھی۔ یہ غریب پرور اور بہادر اور جماعتی کاموں پر فوری لبّیک کہنے والے تھے۔ ان کے بارے میں ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ جماعت اور خلفاء کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے اور اس کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ ان کے دن کا آغاز تہجد اور قرآن کی تلاوت سے ہوتا تھا اور اس میں بڑی لذت محسوس کرتے تھے۔ اکثر رات کو جماعت کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کر کے سوتے تھے۔ اور ان کی اہلیہ نے تو بہت ساری اور باتیں بھی لکھی ہیں۔ شیخ حارث صاحب جو ہمارے واقفِ زندگی ہیں اور ربوہ میں، احمدیہ انجینئر ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے بھی ان کے بارے میں یہی لکھا کہ بڑی وفا کے ساتھ یہ کام کرتے رہے اور مَیں نے بھی ربوہ میں ان سے کچھ کام کروائے ہیں۔ جب بلاؤ آ جایا کرتے تھے۔ حالانکہ اُس وقت ان کی سرکاری ملازمت تھی۔ اور انہوں نے بڑی محنت سے، توجہ سے ہر کام کیا ہے۔ اسی طرح برازیل کے (مربی) جو ہیں اُن کے ساتھ آجکل یہ کام کر رہے تھے، انہوں نے بھی لکھا ہے کہ حیرت انگیز طور پر محنت اور وفا سے کام کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل کو بھی خلافت سے، جماعت سے وابستہ رکھے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

میرے والد محترم الحاج ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب

میرے والد محترم الحاج ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب جنوری 1914ء میں پاکپتن میں پیدا ہوئے۔ وہاں سول ہسپتال میں آپ کے والد صاحب مکرم ڈاکٹر نیاز محمد صاحب تعینات تھے۔ آپ کے دادا ملک برکت علی صاحب، آپ کے والد صاحب اور تایا حکیم دین صاحب نے احمدیت قبول کی تھی اور حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ آپ کے بڑے تایا ملک غلام محمد صاحب بھی رفیق بانی سلسلہ تھے۔ اسی طرح آپ کی والدہ اور خالہ بھی رفیقات بانی سلسلہ تھیں۔

آپ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف ''رفقاء احمد'' کے چھوٹے بھائی تھے اور سکول کے زمانے میں محترم ایم ایم احمد صاحب کے کلاس فیلو تھے۔ پاکپتن میں آپ نے چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے قادیان چلے گئے اور آپ نے میٹرک تک وہیں تعلیم حاصل کی۔ آپ سے ایک سال قبل محترم ملک صلاح الدین صاحب چوتھی کلاس پاس کر کے مزید تعلیم کے لئے قادیان آگئے تھے۔ ابتداء میں اداسی اور تنہائی کی وجہ سے آپ کو بہت پریشانی ہوئی۔ مزید یہ کہ گھر کا ماحول اور آرام چھوڑ کر آئے تھے اور ابھی عمر بھی چھوٹی تھی۔ چھٹیوں میں آپ پاکپتن گئے تو واپس قادیان آنے کا دل نہیں کرتا تھا کیونکہ گھر کے آرام دہ ماحول اور کلاس فیلوز کی جدائی بہت شاق گزر رہی تھی۔ انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری سفارش کریں۔ آپ کے والد صاحب عام حالات میں بہت نرم دل تھے لیکن بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ کسی قسم کی نرمی نہیں کرتے تھے۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ نہیں عطاء اللہ کو پڑھنے کے لئے قادیان جانا پڑے گا۔ والد صاحب کہتے تھے کہ اگرچہ اُس وقت مجھے ان کی یہ بات بہت ناگوار گزری تھی اور میں کافی رویا بھی اور ضد بھی کی۔ لیکن میری ایک نہ چلی اور مجھے پھر واپس قادیان آنا پڑا۔ والد صاحب کہتے تھے کہ اب میں اپنے والد صاحب کو ڈھیروں دعائیں دیتا ہوں کہ ان کے اس فیصلے کی وجہ سے میں نے قادیان کا بابرکت اور سنہری دور دیکھا اور کئی جلیل القدر اور نابغہ روزگار رفقائے بانی سلسلہ کو دیکھا۔

یہ 1925ء کی بات ہے۔ اس وقت قادیان میں رفقائے بانی سلسلہ چلتے پھرتے نظر آتے تھے اور ہر کوئی نیکی اور تقویٰ میں ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔ اُس زمانے میں قادیان میں علم و عرفان کی بارش ہوتی تھی۔ علمائے سلسلہ کی پُر معارف اور خلیفہ وقت کے روح پرور خطابات، قادیان میں پہلی مرتبہ ریل گاڑی کا آنا، کئی مربیان سلسلہ کا بیرون ملک اشاعت دین کے لئے جانا، اُن کا قادیان سے رخصت ہونے کا منظر، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خود سٹیشن پر آکر اُن کو رخصت کرنا اور بڑی لمبی اور پُرسوز دعا کروانا وغیرہ وغیرہ۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ اس زمانے میں فرشتہ خصلت لوگ جن میں رفقاء کی بھی کافی تعداد تھی۔ قادیان میں موجود تھے اور قادیان کا ماحول بہت مذہبی اور روحانی تھا۔ والد صاحب اکثر قادیان کے وقت کا زمانہ یاد کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے تھے۔

آپ نے صرف 14 سال کی عمر میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا۔ اس کے بعد آپ نے میڈیکل سکول امرتسر سے ایل ایس ایم ایف پاس کیا اور گورنمنٹ جاب شروع کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ انڈین آرمی میں بطور کیپٹن چلے گئے اور دس ملکوں میں تعینات رہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے آرمی چھوڑ دی اور پھر اوکے ای میڈیکل کالج سے آپ نے ایم بی بی ایس کیا۔ اس وقت آپ کے پانچ بچے تھے۔ پھر آپ نے ایکسرے میں سپیشلائز (specialize) کیا۔ اس کے بعد آپ نے پندرہ سال سعودی عرب میں بطور ریڈیالوجسٹ کام کیا اور **سولہ دفعہ حج بیت اللہ سے فیض یاب ہوئے**۔ پہلے چھ ماہ مکہ مکرمہ اور پھر بعد ازاں جدّہ میں رہے۔ والد صاحب کو اللہ کے فضل سے یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ **آپ غالباً پہلے احمدی ڈاکٹر ہیں جو سرکاری طور پر Depotation پر سعودیہ گئے تھے**۔ کیونکہ 1974ء کے بعد کوئی احمدی ڈاکٹر ڈیپوٹیشن پر سعودی عرب نہیں گیا۔

جدّہ میں شاہراہ فیصل پر مین بازار (سوق العام) میں عمارۃ الفلاح کی دوسری منزل پر فلیٹ نمبر 5 میں ہماری رہائش تھی۔ سعودی عرب میں رہائش کے دوران والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو متعدد احمدی مربیان و بزرگان سلسلہ اور افراد خاندان اقدس کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ شاہ فیصل کے بادشاہ بننے پر دی گئی وسیع اور انتہائی منظّم اور پُرتکلف دعوت میں والد صاحب کو بھی بمعہ فیملی شرکت کرنے کا موقع ملا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام یافتہ کے والد محترم کی جدّہ آمد پر اُن کا استقبال کرنے والوں میں خاکسار بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ موجود تھا۔

ٹریفک کنٹرول کے سلسلہ میں ربوہ کے احمدی احباب کیلئے ضروری ہدایات

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا راستے کو اس کا حق دو صحابہؓ نے عرض کی راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا!

☆ نظریں نیچی رکھو۔ ☆ کسی کو دکھ اور تکلیف دینے سے بچو۔ ☆ سلام کا جواب دو۔ ☆ نیک باتوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو (صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

اقصیٰ چوک سے اقصیٰ روڈ گولبازار تک اور ہسپتال کے سامنے ریڑھیوں رکشوں اور گاڑیوں کی پارکنگ کی وجہ سے اس قدر رش ہوتا ہے کہ تمام شہریوں اور مسافروں کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ جب پھاٹک بند ہوتا ہے تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے جو کسی بھی لحاظ سے ایک مہذب تعلیم یافتہ اور منظّم جماعت کے شہریوں کا ماحول نظر نہیں آتا بلکہ اس کے برعکس منظر پیش ہو رہا ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں آپ سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ براہ کرم درج ذیل باتوں پر عمل کریں۔

1۔ مہربانی فرما کر ٹریفک قوانین پر عمل کریں اور ربوہ کے ماحول کو منظّم کرنے میں تعاون کریں۔

2۔ اقصیٰ چوک گول دائرہ میں داخل ہوتے ہوئے ٹریفک قوانین کے مطابق اپنے بائیں ہاتھ مڑیں

3۔ اپنی گاڑیوں کو پارکنگ ایریا میں پارک کر کے خریداری کریں اور جہاں بھی پارک کریں سلیقے سے اور سڑک کو چھوڑ کر پارک کریں۔

☆ پارکنگ ایریا ز گولبازار، یادگار روڈ، اقصیٰ چوک، ریلوے روڈ، سبزی مارکیٹ جامعہ کوارٹرز کے ساتھ

4۔ مہربانی فرما کر کوئی رکشہ والا اقصیٰ روڈ پر سوائے معین جگہوں کے رکشہ کھڑا نہ کرے۔

☆ رکشہ سٹاپس

گولبازار، اقصیٰ چوک، ریلوے پھاٹک کے ساتھ، یادگار روڈ، گلشن نرسری کی طرف، بس سٹاپ

5۔ مہربانی فرما کر معین سٹاپس پر ہی اتریں اور خریداری کے بعد ان معین جگہوں سے ہی سوار ہوں۔

6۔ مہربانی فرما کر کوئی ریڑھی والا، ٹھیلے والا اقصیٰ روڈ، اقصیٰ چوک تا بس سٹاپ تک ریڑھی نہ لگائے۔

7۔ مہربانی فرما کر کوئی دکاندار اپنی دکان کے سامنے کسی گاڑی، رکشہ اور ریڑھی کو کھڑا نہ ہونے دے۔

8۔ تمام دکاندار اپنی دکان سے باہر کوئی سامان نہ رکھیں۔ جس سے چلنے والوں کو تکلیف ہو یا رکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔

9۔ جب پھاٹک بند ہو تو تمام گاڑیوں، رکشوں اور موٹر سائیکلوں والے اپنی لین میں رہیں اور دوسری لین کی طرف رش نہ کریں۔

10۔ اٹھارہ سال سے کم عمر کا کوئی نوجوان رکشہ نہ چلائے۔ اور نہ ہی ایسے رکشہ پر اُس کے ساتھ کوئی سفر کرے۔

11۔ مہربانی فرما کر ڈیوٹی دینے والوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

12۔ مہربانی فرما کر سبزی اور پھل روڈ پر رش کرنے والی ریڑھیوں سے نہ خریدیں۔

اہل ربوہ کیلئے پارکنگ ایریاز

ضروری نوٹ: اقصیٰ چوک تا بس سٹاپ اقصیٰ روڈ پر اپنی گاڑی ہرگز پارک نہ کریں بلکہ

1۔ **گولبازار:** گرین بیلٹ کے ساتھ ساتھ

2۔ یادگار روڈ: دفاتر ایوان محمود، دفاتر انصار اللہ کے ساتھ ساتھ

3۔ پھاٹک: سبزی مارکیٹ سبزی مارکیٹ کے ساتھ گرین بیلٹ جامعہ کوارٹرز کے سامنے (دائرے میں)

4۔ اقصیٰ چوک: جلسہ گاہ کی دیوار کے ساتھ

5۔ ریلوے روڈ: یوٹیلٹی سٹور سے پہلے بطرف مغرب

6۔ فضل عمر ہسپتال: مین گیٹ پر مریض کو اتار کر گولبازار میں گرین بیلٹ کی طرف پارک کریں۔

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

بقیہ از صفحہ 1 نتائج حسن کارکردگی

ششم: نظامت ضلع ساہیوال
ہفتم: نظامت ضلع خوشاب
ہشتم: نظامت ضلع سرگودھا
نہم: نظامت ضلع بھکر
دہم: نظامت ضلع لاڑکانہ

یہ رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے''

نظامت ہائے علاقہ

مجلس انصار اللہ پاکستان میں سال 2012ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے علاقہ میں سے درج ذیل علاقہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی تین پوزیشنوں پر رہے ہیں۔

اوّل: نظامت علاقہ لاہور
دوم: نظامت علاقہ فیصل آباد
سوم: نظامت علاقہ سکھر

یہ رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے''

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطاء فرماتا رہے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناصر صاحب واقف زندگی میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ ہسپتال ٹب مین برگ لائبیریا کے والد محترم بابو عنایت اللہ صاحب آف محمود آباد فارم سندھ حال ربوہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور ICU فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ ناک سے خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مٹاپا کیمپ کا انعقاد

مورخہ 13 مارچ 2013ء کو 10 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت منداحباب وخواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی سیمینار مورخہ 13 مارچ 2013ء کو 10 بجے صبح سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ ضرورت منداحباب وخواتین اس سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔مارچ

طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:16

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز GM
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

وردہ فیبرکس
2013ء کی گل احمد فیبرکس آگئی ہے پانچ سوٹ خریدنے پر ایک عدد سوٹ بالکل فری ایسی آفر اور کہاں رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک
عاطف احمد فون: 047-6213883/0333-6711362

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا • داؤد احمد، محمد عباس احمد
• محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458